عیدِ غمِ شکستہ
زینب نثار بھٹی (زیڈ-این-بی)
عید اسپیشل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیدِ غمِ شکستہ

از زینب نثار بھٹی

www.novelsclubb.com

Description:

عید کا یہ موقع ہر ایک کے لیے مسرت ور عنائیوں کا باعث نہیں بنتا۔۔۔وہ جو اپنوں سے دور رہ کر بھی ایک دوسرے کو "عید مبارک" کہتے ہیں،وہ لوگ در حقیقت بڑے ظرف کے مالک ہوتے ہیں۔ عید تو اپنوں کی دید کا نام ہے لیکن اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو۔۔۔عید، عید کہاں ہوتی ہے ؟پردیس میں رہنے والوں کے نام !

سنو اے دیس کے لوگو

کہ یہ جو عید کا دن ہے

اگر پردیس میں آئے

نہ خوشیاں پاس ہوتی ہیں

نہ کوئی مسکراتا ہے

خوشی غم سے لپٹتی ہے

اداسی مسکراتی ہے

سنو اے دیس کے لوگو

تمہاری یاد آتی ہے

ہمیں پھر یاد آتی ہیں

سہانے دیس کی یادیں

نہ پوچھو کس طرح سے ہم

بجھے دل مسکراتے ہیں

سنو اے دیس کے لوگو

www.novelsclubb.com

تسلی کے لیے ہم ایک دوجے سے یہ کہتے ہیں

دنوں کی بات ہے ہم بھی وطن کو لوٹ جائیں گے

یقیناً عید اگلی اپنے اپنے گھر منائیں گے

سنو اے دیس کے لوگو

اگر سچ بات پوچھو تو

گھروں کو

یاد کرنے سے

کوئی فریاد کرنے سے

تھکن سے چور ہونے سے

بہت مجبور ہونے سے

کسی کو کچھ نہیں ملتا

کوئی در بھی نہیں کھلتا

www.novelsclubb.com

اداس شام کا اثر تھا یا افق پر ڈوبتے سورج کا ڈھلنا اور ڈھلتے جانا یہ مناظر سمندر کے کنارے کھڑے اک شخص میں بے چینی پھیلا رہے تھے۔

زینیا لان میں بیٹھی قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی، "آج چھبیسواں روزہ ہے" اس کے کان میں ناجانے کہاں سے یہ آواز سنائی دی۔ وہ ٹھٹکی اور چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی سامنے ایک نئی پھوٹتی کونپل پر اسکی نگاہ ٹکی۔ "ابا۔۔۔اس بار بھی نہیں آئیں گے؟" اس نے اپنے آپ سے سوال کیا اور جواب کے انتظار کے دوران اسے سوچوں نے اپنی آغوش میں لے لیا۔

www.novelsclubb.com

سائرن بجنے کے فوراً بعد ہی آزان شروع ہوئی، دستر خوان پر بیٹھے ہر فرد نے دعا پڑھنے کے بعد روزہ افطار کیا۔

"زینیا! بچے کیا ہوا ہے؟ کہاں گم ہو؟" زینیا کی خالی الزہنی پر اماں نے فکری لہجے میں سوال کیا

"کچھ نہیں ہوا ہے۔۔" زینیا نے اماں کو ٹالنے کی کوشش کی

"پھر کہاں کھوئی ہو؟" اب کی بار سوال زینیا کی بڑی بہن مناہل کی طرف سے کیا گیا۔

"نہیں آپا۔۔۔یہیں ہوں۔"زینیا نے مختصر جواب دیتے ہوئے بات ختم کرنے کی کوشش کی

زینیا کی ایک بہن اور ایک بھائی تھا اور ان میں سب سے چھوٹی زینیا تھی جو کہ یونیورسٹی ایم اے نفسیات کے آخری سمیسٹر کی طالب علم تھی۔

زینیا تراویح کی نماز پڑھ کر جائے نماز فولڈ کر رہی تھی جب اسے مناہل نے پکارا

"ڈاکٹر صاحبہ۔۔ابا کی کال آئی ہے۔بات کرلو۔"مناہل زینیا کو بتا کر فوراً چلی گئ

"السلام علیکم ابا! کیسے ہیں آپ؟"زینیا نے حال دریافت کیا

www.novelsclubb.com

دوسری جانب ملک سکندر کے چہرے پر ایک چمک ابھری جو شاید۔۔بلکہ یقیناً زینیا کی وجہ سے تھی۔ان دونوں کے درمیان کافی دیر تک گفت وشنید کا سلسلہ جاری رہا۔زینیا چاہ کر بھی ان سے واپسی کے متعلق دریافت نہ کر سکی۔

ملک سکندر جو کہ فرید اینڈ سنز کے ایک اہم رکن ہونے کے ساتھ ساتھ اس کمپنی کی ریڑھ کی ہڈی بھی مانے جاتے تھے۔ان کی دو صاحب زادیوں اور ایک جگر گوشے میں جان بستی ہے۔ملک سکندر پچھلے چار برس سے مسقط میں مقیم ہیں اور اس دورانیے میں انھوں نے پانچ سے چھ چکر پاکستان میں بھی لگائے۔لیکن ان کی کمپنی کا اصول ہے کہ

جو شخص ایک عید گزارنے کی غرض سے پاکستان جائے تو وہ شخص اگلے سال یہیں رہے گا۔انہی اصول وضوابط کے پیشِ نظر ملک سکندر گزشتہ برس پاکستان نہ آسکے لیکن اس باران کی چھٹی کمپنی کی طرف سے منظور تھی

"عید سعید کو فقط دو یا تین دن باقی رہ گئے ہیں اور بچے آپ دونوں کو ابھی یاد آیا ہے کہ آپ نے جیولری اور دوپٹے نہیں لیے"۔ملک سکندر نے افسوس کرتے ہوئے کہا

نہیں ابا۔۔۔بھول گئے۔یہ آپ کی جو مستقبل کی ڈاکٹر صاحبہ ہیں ناں۔۔انھیں کچھ یاد ہی نہیں رہتا۔۔ناجانے مریضوں کا علاج کیسے کریں گی" مناہل نے زینیا کو تنگ کرتے ہوئے کہا

"آپا۔۔آپ پھر سے مجھے تنگ کر رہی ہیں۔۔۔"زینیا نے چڑتے ہوئے کہا

"کیا مطلب پھر سے۔۔مناہل میری شہزادی کو کیوں تنگ کرتی ہو؟"ملک سکندر نے تفتیش کرتے ہوئے کہا

جی ابا۔۔آپا مجھے دوپہر سے یونہی تنگ کر رہی ہیں" کبھی ڈاکٹری کا طعنہ ۔۔افف۔۔۔۔"زینیا نے پورے دن کی روداد کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

مناہل۔۔۔بری بات ،بیٹا بڑی ہو آپ سب سے ،ایسی باتیں میچیور بندہ تھوڑی کرتا ہے۔"ملک سکندر نے مناہل کو سمجھاتے ہوئے کہا

جی ٹھیک ہے ابا۔۔آئندہ نہیں کروں گی۔۔۔"مناہل نے تلقین کو اپناتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بچوں یاد سے کل جا کر وہ سب چیزیں خرید لینا جن کی آپ کو ضرورت ہے۔"ملک سکندر نے تلقین کی

"جی ٹھیک ہے ابا۔۔۔فی امان اللہ"

www.novelsclubb.com

فی امان اللہ۔۔"دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی

ایک شوز کی شاپ پر آکر وہ تینوں رکیں۔"یہاں سے جوتے بھی دیکھ لو ۔"اماں نے دکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جوتے تو لے لیے ہیں ہم نے۔۔ہمیں جیولری اور دوپٹے لینے ہیں ۔"مناہل نے اماں کو جواب دیا

مناہل اپنے نکاح کے لیے ہی لے لو ، زینیا بچے تم بھی لے لینا ،اب آ ہی گئے ہیں تو کچھ لے کر ہی جائیں ناں۔"اماں نے مناہل کو یاد کرواتے ہوئے کہا

جی ٹھیک ہے۔"دونوں نے فرمانبرداری کا ثبوت پیش کرتے ہوئے سر ہلایا

بھائی وہ سلور کلر والی ہیلز دیکھائیں۔"مناہل نے سیلز مین کو بلاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

یہ لیں میم۔۔"سیلز مین نے جوتا زمین پر رکھتے ہوئے کہا

مناہل اس کی ہیل کافی بڑی ہے۔تم ایسا کرو وہ والی ہیل دیکھ لو۔"اماں نے ایک جوتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

بحث و تکرار کے بعد بالآخر مناہل نے ہیلز لے ہی لی۔

زینیا کون سی لینی ہیں ہیلز۔"اماں نے اب زینیا سے اسکی پسند کے متعلق دریافت کیا

ہیلز نہیں لینی۔۔۔میں فلیٹ لوں گی ،یہ والی اچھی ہیں ناں۔"زنیا نے
" انھیں اپنی پسند سے آگاہ کیا

ہاں۔۔یہ بہت ڈیسنٹ ہیں لیکن پیاری ہیں لے لو۔اماں نے زنیا کی ہاں
میں ہاں ملائی

جوتے جیسے بھی لو لیکن ہمیشہ کمفرٹیبل لو۔"اماں نے ان دونوں کو گر کی
بات بتائی۔

جیولری کی ایک شاپ پر دوبارہ بحث و مباحثہ کی ایک جنگ ہوئی۔مناہل
کو جو نیکلس پسند آیا وہ تقریباً ڈھائی ہزار کا تھا اور زنیا نے جو بریسلیٹ
لیا وہ تقریباً ایک ہزار کا تھا۔چوڑیاں اور جھمکے ڈال کے ان کا ٹوٹل بنا
ساڑھے پانچ ہزار۔اماں کی شان میں یہ شامل نہیں ہے کہ وہ بحث کریں
لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ ان سے پہلے والے کسٹمر کو ڈسکاؤنٹ دیا
گیا ہے تو اماں سے بھی رہا نہ گیا

دیکھیں ٹوٹل ہوا ہے ساڑھے پانچ ہزار۔۔لیکن میں آپ کو پانچ ہزار ہی
دے سکتی ہوں۔"اماں نے ایک عورت ہونے کا ثبوت پیش کیا

www.novelsclubb.com

نہیں باجی۔۔۔دیکھیں مہنگائی کتنی ہے۔کچھ ہمارا بھی خیال کریں۔"دکاندار نے اپنی آپ بیتی سنائی

تو بیٹا مہنگائی اگر اتنی ہی زیادہ ہے تو مجھ سے پہلے والوں کو کیوں ڈسکاؤنٹ دیا تھا کیا وہ تمہاری پھوپھو کی بیٹی لگتی ہیں ؟اماں اب کی بار "طیش میں بولیں "نہیں باجی۔۔۔

دوکاندار نے وضاحت دینی چاہی لیکن اماں نے بات کاٹ دی

دینا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ میں جا رہی ہوں۔"اماں یہ کہہ کر دروازے کی جانب مڑیں

www.novelsclubb.com

نہیں باجی۔۔یہ لے لیں آپ۔"دوکاندار فوراً مان گیا"

واپسی پر ان تینوں نے چنگ چی میں جانے کا فیصلہ کیا۔سارا سفر تو سہی سے گزرا لیکن جب رکشے والے نے شارٹ وے سے جانے کے لیے ایک گلی کی جانب رکشہ موڑا تو وہاں تین سے چار بھینسیں گلی میں منڈلاتی نظر آئیں۔زینیا اور اماں پیچھے جب کہ مناہل آگے بیٹھی ہوئی تھی۔گلی میں ابھی کچھ فاصلہ ہی عبور کیا تھا کہ یکدم ان بھینسوں نے

اپنا رخ رکشے کی جانب کر لیا ، اب وہ ان کی طرف دوڑتی آ رہی تھیں اور گلی کی حالت ایسی نہیں تھی کہ رکشہ تیز چلایا جا سکتا

اماں نے چیخ ماری تو اچانک مناہل نے پیچھے مڑ کے دیکھا، جب کہ رکشے والا اپنی دھن میں مگن درمیانی رفتار سے اپنی شاہی سواری کو نازوں سے چلانے میں مصروف تھا

انکل !تیز چلائیں۔۔پلیز۔۔۔"اب کی بار زینیا چلائی کیونکہ بھینسوں اور رکشے کے درمیان فاصلہ فقط ایک ہاتھ کا رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن خوش قسمتی سے وہ بھینسیں ایک دوسری گلی میں مڑ گئیں اور پھر سب کی سانسیں رواں ہوئیں۔

جیسے تیسے کر کے وہ تینوں گھر واپس آئیں۔مناہل اب پورے دن کی روداد اپنے بھائی عباد کو سنا رہی تھی۔ڈاکٹر زینیا !آپ بھی کچھ بولیے پلیز ۔۔"عباد نے زینیا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

یہ پورا دن میرے لیے یوں تھا جیسے ننگے پاؤں کانچ کی بکھری کرچیوں پر چلنا۔بھائی جب اماں ایک مرتبہ بارگیننگ میں کامیاب ہو گئیں تو

انھوں نے ہر کسی سے یونہی بھاؤ تاؤ شروع کر دیا اور آپ ان کی خوشی کا قیاس ان کے چہرے پہ آئی چمک سے لگا سکتے ہیں۔میں اور آپا ہر دکان میں جا کر ایک سائڈ پر کھڑے ہو جاتے اور یوں ظاہر کرتے کہ ہم تو ان)اماں(کے ساتھ ہیں ہی نہیں۔۔"زینیا نے اپنی بات بیان کی اور چپ ہو گئی

السلام و علیکم ! مسٹر جبران گوہر، کیا حال ہیں آپ کے ؟" ملک سکندر نے اپنے بچپن کے ساتھی کو اداس پاتے ہوئے سوال کیا

www.novelsclubb.com

و علیکم السلام میں ٹھیک ہوں اپنے متعلق بتاؤ؟" جبران گوہر نے ملک سکندر کو گلے لگاتے ہوئے جواب دیا

الحمدللہ، میں آج بہت خوش ہوں۔" ملک سکندر نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا

ماشاءاللہ مجھے نہیں بتاؤ گے اپنی خوشی کی وجہ ؟" جبران گوہر نے چائے بنانے کی غرض سے اٹھتے ہوئے پوچھا

کیوں نہیں۔۔۔ضرور بتاتا ہوں،دراصل میری چھٹی منظور ہو چکی ہے اور میں ایک دو دن تک پاکستان روانہ ہو جاؤں گا۔" ملک سکندر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

اوہ ہاں۔۔اس بار تو تم نے جانا ہے پاکستان،ماشاءاللہ۔" جبران گوہر نے کچھ یاد کرتے ہوئے کہا۔

جی ہاں۔۔اس بار میری باری ہے پاکستان جانے کی۔۔ لیکن تم کیوں اداس ہو؟" ملک سکندر نے اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے کہا

نہیں۔۔میں اداس نہیں ہوں" جبران گوہر نے بات کو ٹالنے کی کوشش کی

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے۔۔اب تم مجھے بتانا نہیں چاہتے تو میں زیادہ پریشرائیز نہیں کروں گا تمہیں ۔اپنی مرضی ہے تمہاری۔۔" ملک سکندر نے خفا ہونے والے انداز میں کہا

اب تم ناراض مت ہو بتاتا ہوں۔ عید کے چوتھے دن میری بڑی بیٹی نرمل کی شادی ہے ۔" جبران نے ناراضگی سے بچنے کے لیے آخر بتا ہی دیا

ماشاءاللہ۔۔یہ تو بہت خوشی کی بات ہے اور تم ویسے ہی اداس ہو رہے ہو۔۔مبارک ہو بہت بہت۔" ملک سکندر نے مسکراتے ہوئے کہا

ہاں۔۔ہے تو خوشی کی بات لیکن میں پاکستان نہیں جاسکوں گا۔ پھر پتہ نہیں کب نرمل سے ملوں کیونکہ وہ شادی کے ایک ہفتے بعد انگلینڈ شفٹ ہو جائے گی۔" جبران نے اپنی پریشانی سے آگاہ کیا

سر سے بات کی ہے تم نے؟ شاید وہ کوئی حل بتادیں۔" ملک سکندر کچھ سوچتے ہوئے پوچھا

ہاں۔۔ کی تھی بات، وہ کہہ رہے تھے اسی صورت میں میری چھٹی منظور ہو سکتی ہے اگر کوئی دوسرا میری جگہ یہاں رہے۔" جبران گوہر نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

پھر۔۔ کسی سے پوچھا ہے تم نے؟" ملک سکندر نے پوچھا

نہیں۔۔۔ مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ کیونکر میں کسی کو بولوں کہ وہ میری جگہ یہاں رہ کر اپنے خاندان سے دور رہے اور ویسے بھی سب ورکرز یہی کہیں گے کہ ہم نے بچوں سے وعدہ کیا ہوا ہے ہم نے جانا ہے پاکستان۔" جبران نے اپنی سوچ سے آگاہ کیا

اگر میں رک جاؤں تمہاری جگہ تو؟" ملک سکندر نے اپنی رائے پیش کی

تم۔۔۔ لیکن تم تو پرسوں جا رہے ہو۔۔ اور بچے بھی تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے ۔انھیں مت ترساؤ، تم چلے جانا پاکستان۔" جبران نے تلقین کرتے ہوئے کہا

بچوں کو میں نے سرپرائز دینا تھا۔۔ تم میرے بھائی ہو اتنا تو میں کر ہی سکتا ہوں تمہارے لیے۔اب اپنے آنسوؤں کو کنڑول کرو اور پیکنگ شروع کرو، میں کل سر سے بات کر لوں گا۔" ملک سکندر نے جبران گوہر کو تسلی دینے کی کوشش کی

تم واقعی میرے بھائی ہو سکندر۔۔" جبران گوہر نے ملک سکندر کو گلے لگاتے ہوئے کہا

اماں۔۔ خیریت آج بڑی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔" مناہل نے اماں کو باورچی خانے میں مصروف پا تا دیکھ کر سوال کیا

میڈم آپ جلدی اٹھیں تو آپ کو پتا چلے ناں۔ لیکن آپ عصر کے وقت اٹھ کر باہر آ رہی ہیں تو یہ سوال پوچھنا آپ کا حق ہے۔" اماں نے طنزیہ کہا

میری پیاری اماں۔۔ بتادیں کیا کوئی آ رہا ہے؟" مناہل نے آس پاس دیکھتے ہوئے کہا

ہاں۔۔ فاطمہ آ رہی ہے آج۔" اماں نے جواب دیا

فاطمہ۔۔۔ یہاں۔۔۔ اور آج۔۔" مناہل نے حیرانگی سے تینوں الفاظ دوہرائے

ہاں۔۔ اس میں تعجب والی کون سی بات ہے؟" اماں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

تعجب نہ ہو تو کیا ہو اماں۔ چند دن پہلے ہی میری اس سے بات ہوئی ہے لیکن اس نے مجھے یہاں آنے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔" مناہل نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

وہ افطاری کے وقت تک پہنچ جائے گی۔ تم میرے ساتھ تھوڑا کام کروالو۔" اماں نے مناہل کو کام کرنے کا کہا

میں کرواتی ہوں لیکن وہ مستقبل کی ڈاکٹر کدھر ہیں؟" زینیا کو ناپاتے ہوئے مناہل نے پوچھا

زینیا تلاوت کر رہی ہے۔ اب اسے کام کے لیے مت بلانا وہ سارا دن میرے ساتھ کام کرواتی ہے۔" اماں نے جواب دیا

جانے کتنے دنوں کے بعد گلی میں آج چاند نکلا۔" عباد نے فاطمہ کو دیکھتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

مناہل اور زینیا نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا اور ساتھ بیٹھی فاطمہ کو بھی جو عباد کی اس حرکت پر شرمندگی محسوس کر رہی تھی

عباد! خیریت ہے ابھی دو دن ہیں عید کو تمہیں چاند کہاں سے نظر آگیا؟" مناہل نے پوچھا

ہاہاہاہا۔ گانا گا رہا ہوں آپا۔" عباد نے بات کو سنبھالنے کی کوشش کی

مجھے بھی پتا ہے کہ کتنے گانے گاتے ہو تم، اب جاؤ یہاں سے۔" مناہل نے رعب جھاڑتے ہوئے کہا

اگلے ہی لمحے ہی عباد وہاں سے چلا گیا

فاطمہ، مناہل اور زینیا کے تایا کی بیٹی ہونے کے ساتھ ساتھ عباد کی منگیتر بھی تھی۔ جو کہ لاہور سے اسلام آباد عید کی چھٹیاں گزارنے کے لیے آئی تھی۔

شاید آج چاند نظر آجائے۔" زینیا نے اماں سے کہا

ہاں لیکن آج نظر نہ آیا تو کل ضرور آجائے گا۔ اماں نے جواب دیا

لیکن مجھے۔۔ تو چاند نظر آگیا ہے۔" عباد نے جوس ڈالتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

عبادددد۔۔۔" مناہل یکدم بولی

www.novelsclubb.com

لڑو مت۔۔ دعا مانگ لو۔ بس چند منٹ ہی رہتے ہیں افطار ہونے میں۔" اماں نے دونوں کو امن سے رہنے کی ترغیب دلاتے ہوئے کہا

سب دعا مانگنے میں مصروف تھے لیکن عباد۔۔۔ ہاں عباد بہت یکسوئی اور توجہ کے ساتھ دعا مانگ رہا تھا۔ سب دعا مانگ چکے لیکن عباد ابھی بھی آنکھیں بند کیے دعا مانگ رہا تھا

بھائی آپ نے دعا مانگ لی ہو تو روزہ افطار کر لیں۔۔" زینیا نے اسے کھجور پکڑاتے ہوئے کہا

ڈاکٹر صاحبہ! میں نے دعا نہیں۔۔فاطمہ مانگی ہے۔''عباد نے زینیا کی تصحیح کرتے ہوئے کہا

عباد کے بچے۔۔۔۔۔''مناہل چلائی

ابھی نہیں ہیں آپا۔۔۔''عباد نے شاید ڈھیٹ بننے کی قسم کھار کھی تھی

اماں! آپ دیکھ لیں اسے،ایک یہ ہے کہ کھلے عام محبت کے اعلان کر رہا ہے۔دوسری بے چاری فاطمہ،جو اسکی ان حرکات کی وجہ سے شرمندگی محسوس کر رہی ہے ۔''مناہل نے کوئی دوسرا حربہ اپنانے کی کوشش کی

www.novelsclubb.com

میں ایسا ہر گز نہیں چاہتا۔۔''عباد نے سکون سے جواب دیا

کیا نہیں چاہتے؟''مناہل نے سوال کیا

یہی کہ میری وجہ سے میری ہونے والی زوجہ شرمندہ ہوں۔۔۔''عباد نے مناہل کی طرف دیکھ کر جواب دیا

عبااااددد۔۔۔''مناہل طیش میں بولی

جبکہ عباد جواباً مسکرا دیا۔

مغرب کی نماز کے بعد زینیا اماں کے کمرے میں آئی۔جہاں اماں کا ہاتھ تھامے عباد باکسنگ کلب جانے کی اجازت لے رہا تھا۔جب کہ دوسرے ہاتھ میں ایک زپر بیگ اٹھا رکھا تھا جس میں موجود ٹھیتر بآسانی دیکھائی دے رہا تھا(یہ کتنا عجیب ہے"زینیا نے سوچا)۔اور کندھے پر لٹکائے بیگ میں یقیناً باکسنگ گلوز اور پروٹین شیک تھا۔

عباد کل بھی تمہاری آنکھ کے قریب پنچ مارا تھا کسی نے۔۔خدانخواسطہ اگر آنکھ ضائع ہو جاتی تو پھر کیا کرتے؟"اماں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

پھر تو فاطمہ بھی بھائی سے شادی نہ کرتی۔۔۔"زینیا نے بھی بحث میں حصہ ڈالنے کی کوشش کی

www.novelsclubb.com

فاطمہ۔۔۔فاطمہ یعنی میری زوجہ اور تمہاری بھابھی۔۔ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحبہ ۔۔"عباد نے گھورتے ہوئے کہا

جی بھائی۔۔"زینیا فقط اتنا ہی کہہ سکی

زینیا۔۔یہ بتاؤ میرا اگرپر کدھر ہے؟"عباد نے اماں سے اجازت لینے کے بعد کہا

وہ کیا ہوتا ہے بھائی؟"زینیا نے بات نہ سمجھتے ہوئے سوال کیا

وہی۔۔۔جو ویز کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔۔"عباد نے سمجھانے کی کوشش کی

اچھا وہ۔۔۔پلاس کی شکل والا۔۔۔"زینیا نے مسکراتے ہوئے کہا

جی ہاں۔۔وہی۔۔"عباد نے چڑتے ہوئے جواب دیا

اماں۔۔۔"زینیا نے بلایا

ہاں بولو زینیا۔۔کیا بات ہے؟"اماں نے جواباً سوال کیا

کیا ابا نہیں آئیں گے؟"عباد کے جانے کے بعد زینیا نے ہمت کر کے اماں سے سوال کر ہی ڈالا۔

www.novelsclubb.com

سچ بولوں تو میں بھی کافی دنوں سے یہی سوچ رہی ہوں کہ گزشتوں برسوں میں وہ عید سے چھ دن قبل آجاتے تھے۔اب تو عید سر پہ آن کھڑی ہے لیکن وہ ابھی تک نہیں آئے۔"اماں نے کپڑے الماری میں رکھتے ہوئے کہا

لیکن اس بار تو ان کی چھٹی منظور تھی۔۔۔پھر بھی۔۔۔"زینیا نے اماں کو یاد کروایا

ہاں۔۔۔اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے اس متعلق۔۔۔"اماں نے جیسے ہار مانتے ہوئے کہا

ابا کے بغیر عید منانے کا مزہ نہیں آتا۔ پچھلی بار جیسے تیسے گزر گئی کیونکہ ایک تسلی تھی کہ ابا اگلے برس ہمارے ساتھ عید منائیں گے لیکن اب۔۔۔۔" زینیا نے مناہل کی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو دیکھ کر بات ادھوری چھوڑ دی، نا جانے وہ کب آئی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں آنسو امنڈ آئے تھے۔

زینیا! آج جب ابا کی کال آئے گی تو تم ان سے پوچھنا۔۔۔" اب کی بار مناہل نے اس سے التجا کی

پچھلے ۴ سالوں میں ایسا بہت قلیل مرتبہ ہوا ہے کہ مناہل نے زینیا کو اس کے اصل نام سے پکارا ہو جب سے زینیا یونیورسٹی جانا شروع ہوئی ہے مناہل نے اسکا نام ہی مستقبل کی ڈاکٹر صاحبہ رکھ دیا۔۔۔

تراویح پڑھنے کے بعد سب ایک وسیع ہال میں بیٹھے تھے، جہاں سامنے کی دیوار پر نصب ایک ۷۲ انچ کی ایل ای ڈی پر سب کی نگاہیں مرکوز تھیں۔ رویت ہلال کمیٹی کا اجلاس منعقد تھا اور چاند کے متعلق کچھ لمحوں بعد بتایا جانے کا امکان تھا۔

یکدم موبائل کی رنگ بجی، اس آواز نے سب کو اپنی جانب راغب کیا

زینیا بچے دیکھو! کس کی کال ہے؟" اماں نے زینیا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

ابا کی کال ہو گی۔" عباد نے گھڑی کی سمت دیکھ کر کہا

السلام علیکم !" ملک سکندر کی رعب دار آواز نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

سب سے بات چیت ہونے کے بعد اب مناہل اور زینیا کی باری تھی۔ مناہل نے زینیا کو دیکھا، زینیا نے بھی جواباً سر ہلایا

ابا۔۔ کیا آپ نہیں آئیں گے ؟" سلام دعا کرنے کے کچھ لمحے بعد زینیا نے ہمت کر کے اپنے ذہن میں موجود سوچوں کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سوال کر ہی ڈالا

جب کہ مناہل، زینیا کے ساتھ بیٹھی ابا کے اقرار کی منتظر تھی۔

www.novelsclubb.com

کہیں اندر ڈرا دل خوش فہم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن ملک سکندر کے جواب نے دونوں کے دلوں کو کرچیوں کی صورت میں بکھیر ڈالا۔

نہیں۔۔۔ میں نہیں آ سکتا۔۔۔" ملک سکندر نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن ابا آپ گزشتہ برس بھی نہیں آئے تھے۔" مناہل نے زینیا سے موبائل لیتے ہوئے کہا

مجھے پتا ہے بیٹا۔۔ لیکن اب کی بار بھی نہیں آسکتا۔" ملک سکندر نے تحمل سے جواب دیا لیکن ان کی نگاہیں فون کی اسکرین کی سمت نہیں تھیں، وہ آس پاس کسی کی متلاشی تھیں یا کچھ اور۔۔۔

آپ نے جھوٹ بولا تھا ہم سے۔۔ کہ آپ آئیں گے۔۔" مناہل نے اپنی ہتھیلی کی پشت سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا

نہیں۔۔۔ میں مزید اس ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتا۔۔ مجھے پتا ہے آپ سب کو مجھ پر غصہ آئے گا۔ لہذا اس ٹاپک کو یہیں کلوز کر دیں۔" ملک سکندر نے سکون کے ساتھ جواب دیا

www.novelsclubb.com

ابا۔۔۔ کیسے کلوز کر دیں۔۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے آپا کو کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن۔۔۔۔" عباد نے بات مکمل کیے بغیر مناہل کو گلے لگا لیا

زینیا۔۔۔ مناہل۔۔۔ عباد آپ تینوں بڑے ہو چکے ہو اب۔ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔ کوئی وجہ ہے اسی لیے میں نہیں آسکا ورنہ میں تو آپ سب سے ملنے کے لیے بے تاب ہوں۔" ملک سکندر نے تینوں کو سمجھانے کی کوشش کی۔

ابا۔۔ آپ نے تو وعدہ کیا تھا۔ پھر بھی۔۔۔" زینیا نے کپکپاتی آواز میں کہا

میں آپ سب سے یہ ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا کہ آپ یوں بچوں کی طرح رونے لگ جائیں گے۔" ملک سکندر نے مایوس ہوتے ہوئے کہا

نہیں روئیں گے ہم۔۔۔آپ واپس آجائیں۔" زینیا نے التجا کی

پلیز۔۔۔پلیز۔"تینوں نے درخواست کی جبکہ دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی۔

ابا۔۔بھول گئے ہیں ہمیں۔۔۔اب ہم ان کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔۔شاید انھیں سکون وہاں میسر ہے۔۔۔وہ ہم سے تنگ آچکے ہیں۔۔" وہ تینوں بول رہے تھے جبکہ اماں اور فاطمہ ان کو چپ کروانے میں مصروف تھیں

www.novelsclubb.com

سکندر میں تمہارا یہ احسان کبھی بھی نہیں چکا سکتا، تم نے واقعی میرے بھائی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔" جبران گوہر ملک سکندر کو گلے لگاتے ہوئے کہنے لگے

نہیں اس میں احسان والی کون سی بات ہے؟ تمہارا پاکستان میں ہونا ضروری ہے، میں اتنا تو کر ہی سکتا ہوں۔" ملک سکندر نے جواب دیا

تم نے بچوں کو بتا دیا ہے اپنے نہ آنے کے بارے میں؟" الطاف طاہر نے سوال کیا

ہاں۔۔بتا دیا ہے۔۔" جواب مختصر تھا

اماں میں لاہور سے ابو کو بلا لوں۔تاکہ زینیا اور مناہل کا دل بہل جائے۔" فاطمہ نے حالات کو بھانپتے ہوئے کہا

وہ پریشان ہو جائیں گے ،رہنے دو انھیں۔ایک منٹ۔۔۔فاطمہ !کیا تم نے کل رات کے واقعے کا ذکر ان سے کیا ہے ؟"اماں نے فروٹ کاٹتے ہوئے پوچھا

جی۔۔مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن رات کو جب ابو کی کال آئی تو میں۔۔میں نے بتا دیا ۔" فاطمہ نے ڈرتے ہوئے جواب دیا

www.novelsclubb.com

کیا زینیا اور مناہل رات کو آرام سے سو گئی تھیں ؟"اماں نے فریج کی جانب بڑھتے ہوئے سوال کیا

مناہل۔۔تو سو گئی تھی لیکن زینیا۔۔؟" فاطمہ چند لمحوں کے لیے چپ ہوئی

کیا زینیا؟"اماں نے فکری لہجے میں سوال کیا

زینیا کافی دیر روتی رہی پھر کہیں جا کر سوئی لیکن تقریباً ایک بجے یکدم اٹھ کر بیٹھ گئی اسکا پورا چہرہ پسینے میں بھیگ چکا تھا اور وہ دوبارہ رونے لگ گئی۔شاید اس نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہو گا۔۔" فاطمہ نے بات مکمل کی

ہاں۔۔ہو سکتا ہے۔۔" اماں کی فکر میں کچھ کمی ہوئی

آپ کو پتا ہے کہ ابا کیوں نہیں آئے؟" فاطمہ نے جھجکتے ہوئے پوچھا

نہیں۔۔۔" اماں نے کریم کا پیکٹ کھولتے ہوئے جواب دیا

فاطمہ۔۔بیٹا جا کر ان دونوں کو اٹھاؤ، ویسے زینیا تو گیارہ بجے تک اٹھ جاتی ہے آج نا جانے کیوں نہیں اٹھی؟" اماں نے فاطمہ کو کہا

جی ٹھیک ہے اماں۔" فاطمہ یہ کہہ کر چلی گئی

آج افطاری کے وقت خاموشی تھی، بالکل سناٹا یہاں تک کہ گھڑی کی سوئیوں کے چلنے کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ دونوں بڑی ہو گئی ہو، بات سمجھنے کی کوشش کیا کرو۔۔۔" اماں نے اس خاموشی کے تسلسل کو توڑتے ہوئے کہا

مناہل جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی، اماں کو دیکھنے لگی۔ جبکہ زینیا سوچوں میں ڈوبی ہوئی ویسے ہی ساکت بیٹھی رہی۔

آپ کو پتا تھا ناں۔" مناہل نے کچھ لمحے بعد کہا

اماں بتائیں ناں۔۔"کوئی جواب نہ پاتے ہوئے عباد نے سوال کیا

نہیں۔۔۔"کافی دیر بعد اماں نے جواب دیا

میں نہیں مانتی۔۔آپ نے ابا سے خود بات کی تھی دو دن پہلے۔اس کے بعد سے ہی آپ اداس رہنے لگی تھیں۔۔"مناہل نے یاد دہانی کروائی

بعد میں بات کریں گے اس متعلق۔۔۔"اماں نے سائرن کی آواز سننے پر کہا

بعد میں نہیں۔۔۔ہم بات ہی نہیں کریں گے۔۔۔ابا نہیں آئے، تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے، ویسے ہی ہم رو رو کے ہلکان ہوئے جا رہے ہیں۔"مناہل نے کہا

www.novelsclubb.com

مغرب کی نماز کے بعد وہ سب چھت پر چلے گئے کیونکہ آج چاند نظر آنا تھا۔

آپا! آپ نے مہندی نہیں لگانی کیا؟"عباد نے مناہل کے پاس آکر پوچھا

نہیں۔۔لگاؤں گی مہندی۔۔تم نے کیوں پوچھا؟"مناہل نے عباد کو کہا

آپ نے منگوائی نہیں ہے اسی لیے۔۔"عباد نے جواب دیا

اماں مہندی کا کیا کرنا ہے؟"مناہل نے اماں کو آواز دی

مہندی کا۔۔۔ تھوڑی دیر تک جاتے ہیں باہر۔ سٹالز لگے ہوں گے وہاں سے لے آتے ہیں۔" اماں نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

یہ ٹھیک ہے۔" مناہل نے اماں کی ہاں میں ہاں ملائی

وہ دیکھو چاند۔۔" زینیا نے ایک سمت اشارہ کرتے ہوئے کہا

کہاں ہے؟ مجھے تو نظر نہیں آرہا۔۔" عباد نے کھوجتے ہوئے کہا

بس کرو عباد۔۔۔ تمہیں تو دو دن پہلے ہی نظر آگیا تھا۔" مناہل نے اسے مسکراتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

اوہ ہاں۔۔ میں کیوں چاند دیکھ رہا ہوں۔۔ میرا چاند تو یہ ہے۔۔" عباد نے فاطمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور فاطمہ جواباً مسکرا دی

عباد! ان تینوں کو بولو جلدی کریں، تیار ہونے میں بہت ٹائم لگا رہی ہیں۔۔" اماں نے کہا

جی ٹھیک ہے۔۔" عباد یہ کہہ کر ان کے کمرے کی جانب بڑھا

اماں۔۔۔ یہ چوڑیاں لے لوں۔۔" مناہل نے ایک چوڑیوں ک سیٹ اماں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

پسند ہیں تو لے لو۔۔اور فاطمہ کو بھی بولو، وہ ایک جانب بالکل چپ کھڑی ہے۔" اماں نے مناہل کو کہا

بھابھی۔۔۔یہ بریسلٹ دیکھیں۔۔پیارا ہے یا نہیں؟" زینیا نے بریسلٹ فاطمہ کو دیکھاتے ہوئے پوچھا

پیارا ہے بہت۔۔۔" فاطمہ نے جواب دیا

تو آپ یہ لے لیں۔۔" زینیا نے کہا

میں۔۔۔نہیں۔۔پسند تمہیں ہے زینیا۔۔تم لے لو۔" فاطمہ نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

اگر آپ کو یہ نہیں پسند تو کچھ اور لے لیں۔بلکہ ایک منٹ میں بھائی کو بلاتی ہوں وہی آپ کو کچھ لے کر دیں گے، آپ نے تو ویسے کچھ لینا ہی نہیں ہے۔" زینیا نے عباد کو بلاتے ہوئے کہا

ہاں زینیا بولو۔" عباد نے زینیا کے پکارنے پر جواب دیا

یہ بھابھی کچھ نہیں لے رہیں، آپ ہی کچھ لے دیں۔" زینیا نے اپنا مدعا بیان کیا

بیگم۔۔۔یہ لے لیں۔" عباد نے ایک چوڑیوں کا سیٹ اٹھاتے ہوئے کہا

نہیں۔۔۔" فاطمہ نے انکار کر دیا

بھائی آپ ایسے بولیں گے تو بھابھی یہی جواب دینگی، آپ کو جو پسند آئے بھابھی کے لیے لے لیں۔" زینیا یہ کہہ کر مناہل کے پاس چلی گئ

اماں۔۔۔آپ یہ مجھے دیں۔۔میں بل بنوالیتاہوں۔" عباد نے اماں سے چیزیں پکڑتے ہوئے کہا

یہ لو۔۔لیکن یہ اتنی زیادہ چیزیں کس کے لیے ہیں؟" اماں نے عباد کے ہاتھ میں پکڑی ایک باسکٹ دیکھ کر پوچھا

www.novelsclubb.com

آپ کی اکلوتی بہو یعنی میری بیگم کے لیے ہیں۔۔۔" عباد یہ کہہ کر مسکرانے لگا

ہمیشہ خوش رہو۔" اماں نے اسکے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا

وہ سب گھر پہنچ چکے تھے، کل والے واقعے کو بھلانے کے لیے اماں، فاطمہ اور عباد کی کوششیں جاری تھیں۔زینیا اور مناہل کے چہرے پر مسکراہٹ ہی ان کی جدوجہد کا نتیجہ تھا

زینیا پہلے تمہیں مہندی لگاؤں۔" مناہل نے پوچھا

نہیں۔۔پہلے بھابھی کو لگائیں۔کیونکہ مجھے لگانے کے بعد آپ تھک جائیں گی اور بھابھی کو صحیح نہیں لگا سکیں گی۔۔" زینیا نے وجہ بیان کی

آپا۔۔میری بیگم کو خوبصورت مہندی لگانا۔" عباد نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

بھائی آپ ڈیزائن بتادیں آپا کو، وہ ویسی ہی لگادیں گی۔۔" زینیا نے تجویز پیش کی

یہ ٹھیک کہا آپ نے ڈاکٹر صاحبہ۔۔۔" عباد فون ٹٹولنے لگا

بیگم۔۔۔یہ ڈیزائن اچھا ہے؟" عباد نے فون فاطمہ کی جانب موڑتے ہوئے کہا"

www.novelsclubb.com

جی۔۔۔فاطمہ نے جواب دیا

عباد۔۔تم فاطمہ کو کبھی زوجہ کہتے ہو کبھی بیگم کہتے ہو۔۔۔وہ بھی سب کے سامنے، تم ٹھیک تو ہو؟" مناہل نے مہندی کو پکڑتے ہوئے کہا

پتا نہیں۔۔عباد نے جواب دیا

ایک منٹ۔۔مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے اپنے فون میں فاطمہ کا نمبر کس نام سے سیو کیا ہے؟ مناہل نے یکدم سوال کیا"

ایک شرط پر۔۔آپا آپ فاطمہ کو بولیں کہ وہ مجھے کال کریں۔نام سکرین پر شو ہو جائے گا اور یہ رہا میرا فون۔۔"عباد نے فون کاؤچ پر رکھتے ہوئے کہا

میں کرتی ہوں کال۔۔"فاطمہ نے خود ہی بات ماننے میں غنیمت جانی ہو گئی۔۔"فاطمہ نے کال کرتے ہوئے کہا جبکہ فاطمہ سمیت زینیا اور مناہل کی نگاہوں کا مرکز عباد کا فون تھا

فون کی رنگ بجی اور ساتھ ہی سکرین پر "انت الحیات" لکھا ظاہر ہو گیا۔زینیا، مناہل اور فاطمہ نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا جب کہ عباد سکون سے بیٹھا ان تینوں کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

مستقبل کی ڈاکٹر صاحبہ! مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔"مناہل نے فاطمہ کی مہندی مکمل کرتے ہوئے کہا

مجھے بھی۔۔"زینیا نے کہا

مجھے شدید قسم کی۔۔۔"عباد بھی بول پڑا

کچھ آرڈر کرتے ہیں۔"فاطمہ نے مشورہ دیا

لیکن اماں۔۔یوں کرتے ہیں باسکٹ لٹکا دینگے اور رائڈر چیزیں اس میں رکھ دے گا اور ہم اوپر کھینچ لیں گے، کیسا ہے میرا آئڈیا؟" عباد نے دماغ لڑاتے ہوئے کہا

اچھا ہے۔۔لیکن اگر اماں کو بھنک بھی لگ گئی نا اسکی، تو کسی کی خیر نہیں۔" زینیا نے کہا

کچھ دیر میں آرڈر آ گیا لیکن مسئلہ یہی تھا کہ کسطرح اوپر لایا جائے کہ اماں کو بھی خبر نہ ہو ورنہ ذلالت انتہا کی ہونی ہے۔

السلام علیکم بھائی۔۔میں ایک باسکٹ رسی کی مدد سے نیچے پھینک رہا ہوں، اس میں پیسے بھی ہوں گے۔آپ اس میں آرڈر رکھ کر دے دیں۔" عباد نے رائڈر کو سمجھاتے

www.novelsclubb.com

ہوئے کہا

جی ٹھیک ہے۔۔آپ پھینک دیں۔" جواب موصول ہوا

عباد اگر وہ پیسے لے کر بھاگ گیا تو۔۔۔۔" مناہل نے عباد سے کہا

نہیں ہوتا ہے کچھ، ان کا روز کا کام ہے وہ ایسا نہیں کریں گے۔" عباد نے بالکونی کی طرف جاتے ہوئے کہا

باسکٹ نیچے جا چکی تھی۔۔اب نیچے موجود شخص اس میں سے پیسے نکال رہا تھا۔وہ آرڈر لینے کی غرض اپنے بائیک کی طرف بڑھا، آرڈر لینے کی بجائے وہ بائیک پر بیٹھا اور اگلے

ہی لمحے آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔۔ جبکہ دوسری طرف عباد خالی الذہن ادھر ہی کھڑا رہا

عباد آ بھی جاؤ اب۔۔" مناہل نے آواز دی

آپا۔۔ وہ چلا گیا، پیسے لے کر۔۔ وہ چلا گیا۔۔" عباد کمرے میں آتے ہوئے بولا

میں نے کہا تھا کہ وہ فرار ہو جائے گا، دیکھ لیا تم نے۔۔ ویسے کتنا بل بنا تھا؟" مناہل نے پوچھا

چار ہزار آٹھ سو۔۔۔" عباد نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

چھوڑو اسے۔۔ تم کمپلین کرواسکی اور زینیا نیچے جاؤ اور فریج میں آئس کریمز پڑی ہیں وہی لے آؤ۔" مناہل نے کہا

ہمارے نصیب میں نا ہے اماں سے ڈھکے چھپے کچھ کھانا۔۔" عباد بڑبڑایا

میرے بیگ میں لیز ہیں وہ بھی لے آؤ۔" فاطمہ نے زینیا کو کہا

جی ٹھیک ہے۔" زینیا تیز تیز قدم اٹھاتی باہر چلی گئی

آپا۔۔۔" زینیا نے رات کو مناہل کو پکارا

بولو مناہل۔۔۔کیا سوچ رہی ہو؟" مناہل نے سرگوشی کی کیونکہ فاطمہ سو رہی تھی۔

ابا۔۔۔ابا کی کال نہیں آئی؟" زینیا نے جھجکتے ہوئے پوچھا

پتا نہیں کیوں؟" مناہل نے جواب دیا

آپ ناراض ہیں ابا سے؟" مناہل نے دوبارہ سوال کیا

نہیں۔۔زینیا کوئی بھی بیٹی اپنے باپ سے ناراض نہیں ہو سکتی۔۔۔چاہ کر بھی نہیں ۔۔مجھے ان کا رویہ برا لگا اسی لیے میں ہائپر ہو گئی۔۔۔مجھے وہ بہت عزیز ہیں زینیا۔۔میں بس انھیں یہاں دیکھنا چاہتی تھی۔۔اپنے ساتھ خوش و خرم، مسکراتا ہوا، کام کی ٹینشنوں سے بے خبر۔۔۔" مناہل نے وضاحت دی شاید وہ کسی کو اپنا کرب بتانا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

تو آپ نے یہ کیوں کہا کہ ابا کے متعلق آپ بات نہیں کریں گی؟" زینیا نے ایک اور سوال جھاڑا

میں۔۔نہیں چاہتی کہ اماں ہماری وجہ سے پریشان ہوں۔۔" مناہل نے جواب دیا

ابا۔۔مجھے یاد آرہے ہیں۔۔" زینیا نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا

مجھے۔۔۔۔۔مجھے بھی۔۔۔مت روزینیا۔۔۔ہم بہادر ہیں۔۔جہاں اتنا صبر کیا وہاں کچھ ماہ اور بھی اور مجھے یقین ہے ابا عید کے بعد پاکستان ضرور آئیں گے۔۔۔" مناہل نے روتے ہوئے زینیا کو تسلی دی۔

وہ ناجانے ابھی کیا کر رہے ہوں گے اور کیا وہ خوش ہوں گے ؟""زینیا نے روتے ہوئے سوال کیا

معلوم نہیں۔۔شاید خوش ہوں"" مناہل نے زینیا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے جواب دیا

---

www.novelsclubb.com

سورج ڈھل رہا تھا لیکن ڈھلنے کے دوران ایک اداسی سمندر کے کنارے کھڑے لوگوں میں اپنے اثر کے طور پر چھوڑ کے جا رہا تھا۔سمندر میں بننے والی لہریں پاؤں کو چھونے میں مصروف تھیں۔ مسلسل چلتا ہوا ایک شخص ناجانے کس کی کھوج میں ہلکان ہوئے جا رہا تھا۔شاید اس نے میری بات سن لی اور تھکا ماندہ، لڑکھڑاتے قدموں اور بوجھل جسم کے ساتھ چلتا ہوا میری جانب آنے لگا۔میں نے بینچ پر پڑا اپنا بیگ اٹھایا اور اس بے آسرا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

وہ میرے ساتھ بینچ پر بیٹھ گیا لیکن اس کا دماغ یہاں۔۔۔اس کے ساتھ موجود نہیں تھا اور نظریں۔۔۔شاید کسی کی متلاشی تھیں۔۔وہ بہت دور دیکھنے میں مصروف تھا اس کی آنکھوں کا تعاقب کرتے ہوئے میں نے نظر دوڑائی تو سوائے غوطے مارتے بحر کے کچھ نہ پایا۔

ابنِ آدم! کیا مسئلہ ہے؟ کیوں خود کو اذیت دے رہے ہو؟ یہاں کے نہیں لگتے ہو تم۔۔۔" ایک ضعیف العمر شخص نے ملک سکندر سے سوال کیا

مسئلہ۔۔۔ملک سکندر نے لفظ دوہرایا

ہاں بتاؤ۔۔بتانے سے دکھ ختم نہیں ہوتا ہے البتہ گھٹتا ضرور ہے۔۔" ضعیف شخص نے جواب دیا

میں یہاں کا نہیں ہوں۔۔پاکستان وطن ہے میرا۔۔۔" ملک سکندر میں مزید بولنے کی ہمت نہیں تھی

یعنی کہ تمہارا کرب تمہاری اولاد ہے؟" ضعیف شخص نے سوال کیا

نہیں۔۔۔پردیسی ہے۔۔میری اولاد میری شکل دیکھنے کو ترس رہی ہے۔۔ان کی آسائشوں کی خاطر میں یہاں آیا تھا لیکن۔۔۔۔وہ وہاں سسک سسک کر مجھے پکار رہی

www.novelsclubb.com

ہے۔۔۔اور میں سوائے صبر کے کچھ نہیں کر سکتا۔" ملک سکندر نے دل کا غبار نکالتے ہوئے کہا

عید کیا ہوتی ہے؟" خاموشی پانے کے بعد ملک سکندر نے سوال کیا

عید۔۔دید کا نام ہے۔۔" جواب مختصر تھا

بھلا پردیس میں کیا عید ہوتی ہے؟" ملک سکندر نے سوال کیا

اے انسان! یہی تو پردیسی ہے ورنہ کتنے ہی لوگ آتے ہیں یہاں اور واپس بھی جلد ہی چلے جاتے ہیں۔اپنوں سے دور رہ کر فقط صبر کا دامن مضبوطی سے تھامنا اور زبان سے کلمہ شکر ادا کرنا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میری اولاد۔۔۔" ملک سکندر نے قریب آتے دو بچوں کو حسرت سے دیکھتے ہوئے کہا

فکر مت کرو۔۔ان کے لیے سات آسمانوں کے رب نے بہتر ہی لکھا ہو گا۔" ضعیف شخص نے کہا

اب ان بچوں کی ماں سمندر کنارے ایک چادر ڈالنے میں مصروف تھی۔کسی نے پکارا تھا مگر کسے۔۔۔ایلا نور۔۔۔کم بیک! شاید اس بچی کو جو اپنے بھائی کے ہمراہ ملک سکندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔شاید وہ یہاں کے رہائشی نہیں تھے لیکن خوش قسمتی ہے ان

کی کہ وہ ساتھ تو ہیں سب۔ وہ بچے اب واپس جانے لگے۔۔ ملک سکندر نے حسرت بھری نگاہوں سے انھیں دیکھا۔

سوچوں کی گہری کھائی میں ملک سکندر کا پاؤں کب پھسلا، انھیں خود اس کا علم نہ تھا۔ لیکن جب موبائل پر آذان ٹائمر بجا تو یکدم وہ اس کھائی سے باہر آئے۔ موبائل پر وقت دیکھتے ہوئے انھیں معلوم ہوا کہ روزہ افطار کرنے کا وقت ہو چکا ہے۔ ضعیف شخص نے ملک سکندر کی جانب ایک کھجور بڑھائی۔ کھجور پکڑتے ہوئے دعا مانگ کر روزہ افطار کیا۔

اپارٹمنٹ میں داخل ہو کر جو پہلا خیال ملک سکندر کے ذہن میں آیا وہ پاکستان سے کال نہ آنے کا گلہ تھا۔

شاید وہ وہاں مصروف ہوں تب ہی انھوں نے کال نہیں کی۔" ملک سکندر نے سوچا

انھوں نے کال کرنے کے لیے فون اٹھایا، ۰۰:۱۰ بج رہے تھے یعنی پاکستان ۰۰:۱۱۔۔ نمبر ڈائل کیا مگر ضمیر نے اجازت نہ دی۔۔

وہ خوش ہیں تو رہنے دو خوش۔۔۔" کوئی بولا تھا شاید ضمیر۔۔۔

www.novelsclubb.com

الارم کی آواز ان تینوں کو نیند کی آغوش سے چھیننے میں کامیاب ہو گئی۔ایک بعد دوسری اسی طرح تیسری نے بھی کسمسا کر آنکھیں کھولیں۔مناہل نے پاس پڑے فون کو اٹھایا آٹھ بجے رہے تھے۔فوراً بیڈ سے اتر کر الماری کی سمت بھاگی،وہاں سے کپڑے نکالے

آپا۔۔میں چلی جاؤں۔۔۔"زینیا نے بیڈ سے اترتے ہوئے درخواست کی

نہیں۔۔میں جارہی ہوں۔"مناہل کہتے ہوئے نہانے چلی گئی

---

www.novelsclubb.com

السلام علیکم !اماں عید مبارک۔۔"عباد نے اماں کو گلے لگاتے ہوئے کہا

خیر مبارک میری جان!"دوسری جانب سے والہانہ انداز میں جواب آیا

ڈاکٹر صاحبہ اور مناہل ابھی تک نیچے نہیں آئیں؟"عباد نے ہیئر برش اٹھاتے ہوئے سوال کیا

نہیں۔۔"اماں نے دوپٹہ سر پر ٹکاتے ہوئے جواب دیا

میں خود جاتا ہوں اوپر۔۔۔"عباد نے کہا

سفید کرتے پر ہلکی سے کڑھائی اور پاؤں میں کھیڑیاں اس وجیہ شخصیت کو مزید چار چاند لگانے میں کار آمد ثابت ہوئیں۔۔

عید مبارک!''عباد کمرے میں داخل ہوتے ہوئے چلایا

خیر مبارک عباد! لیکن اس دھاڑنے والی کون سی بات تھی؟۔۔''مناہل نے سکون سے جواب دیا

زوجہ محترمہ۔۔۔ عید مبارک!''عباد نے فاطمہ کو تنگ کرنے کے انداز میں کہا

خیر مبارک! فاطمہ بالوں کو سٹریٹ کرنے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

بھائی! عیدی کہاں ہے ہماری؟''زینیا نے استفسار کیا

ہاں۔۔ عیدی بھی دی جائے گی۔۔ پہلے یہ بتاؤ ابا کی کال آئی ہے کیا؟''عباد نے نرم لہجے میں کہا

نہیں۔۔۔وہ مصروف ہوں گے وہاں۔۔''مناہل نے شیشے میں عباد کو دیکھتے ہوئے جواب دیا

میں نہیں۔۔ نہیں مان سکتا۔۔''عباد نے کپکپاتے ہوئے کہا

بھائی! ہم میں سے کوئی بھی اس بات کو قبول نہیں کر سکتا وہ علیحدہ بات ہے کہ ہم اظہار نہیں کرنا چاہتے۔۔" زینیا نے اپنے رخسار پر بہنے والے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

عظیم ہیں وہ لوگ جو زندگی کے مشکل ترین لمحات کی کڑواہٹ کا مزہ چکھنے کے باوجود" بھی خود کڑوے نہیں ھوتے، مسکراہٹ کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں۔" ملک سکندر نے پاس بیٹھے ایک ورکر کو کہا اور وہ مسکرانے لگا

www.novelsclubb.com

ملک سکندر نے فون اٹھایا اور چند لمحے بعد فون پاور آف کر کے رکھ دیا

زینیا! ابا کا میسج آیا ہے۔۔۔" مناہل نے بخوشی زینیا کو پکارا

کیا کہا ہے انھوں نے؟ اور آپ کال کریں ان کو۔۔۔" زینیا نے کہا

انھوں نے فقط" عید مبارک" کہا ہے۔ ہاں۔۔۔ میں کال کرتی ہوں ان کو۔۔" مناہل نے مسکراتے ہوئے کہا

کیا ہوا آپا۔۔۔" زینیا نے مناہل کے چہرے پر اداسی دیکھ کر سوال کیا

فون بند ہے ان کا۔۔۔" مناہل نے فون پھینکا ایک چیخ کی آواز کمرے میں موجود حساس لڑکی کے کانوں میں پڑی اور مناہل کمرے سے چلی گئی

اماں۔۔آج کون آئے گا؟" عباد نے اماں سے سوال کیا

تمہاری پھوپھو آئیں گی۔۔۔" اماں نے جواب دیا

واہ جی۔۔۔آج تو بڑے بڑے لوگ آرہے ہیں۔۔" عباد نے فاتحانہ انداز میں کہا

دن کے دو بج رہے تھے۔مناہل کے بعد زینیا نے بھی ابا کو کال کی لیکن جواب موصول نہ ہونے پر افسردہ ہو گئی۔۔پھوپھو اپنی پوری فیملی کے ساتھ تشریف لا چکی تھیں۔ان کے پوتے اور نواسے گھر میں اودھم مچانے میں مصروف تھے جب کہ نواسیاں ہر چیز تہس نہس کرنے میں ان کے شانہ بشانہ نظر آرہی تھیں۔کھانا کھانے کے بعد معمول کی گفت وشنید کا سلسلہ شروع ہوا۔۔

اس بار بھی سکندر نہ آسکا۔۔" پھوپھو نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا

جی بڑی بی۔۔۔" اماں نے آشفتہ ہوتے ہوئے جواب دیا

www.novelsclubb.com

تم تینوں کی خاطر ہی تو وہ باہر گیا ہے تاکہ تم سب عیش کی زندگی گزار سکو۔۔۔ معلوم ہے جب وہ پہلی بار سعودیہ گیا تو ایک ہفتے بعد ہی واپس آ گیا۔ ہم سب کے بغیر اس کا دل نہیں ٹکتا تھا۔ اب دیکھو تو زرا کب سے وہاں ہے؟۔۔" پھوپھو نے طنزیہ کہا

لیکن یہ الفاظ نہیں تھے، نشتر تھے جو کسی کے دل کو بآسانی چیر سکتے ہوں، تیز دھار آلہ تھا جو دل کو مختلف حصوں میں بغیر زعم کے کاٹ ڈالے

مناہل۔۔۔۔ مناہل۔۔۔۔" اماں نے مناہل کو یکدم لاؤنج سے جاتے ہوا دیکھ کر آواز دی

www.novelsclubb.com

مجھے نفرت ہے ان لوگوں سے جو امید کے دیے تھما کر خود ہی بجھا جاتے ہیں۔۔" مناہل چلائی

اتنا کڑوا کیوں بول رہی ہو۔۔" اماں نے سمجھانا چاہا

اماں۔۔ جب لوگ زہریلی باتیں سنائیں گے تو لاوا ہی اگلے گا۔۔ آپ بتائیں ناں۔۔ ہم نے کب ابا کو بولا تھا کہ وہ پردیس جا کر وہیں کہ ہو رہیں۔۔ واللہ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا۔۔" مناہل نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو رگڑتے ہوئے کہا۔

لوگ تو باتیں کرتے ہیں۔۔"اماں نے کچھ کہنا چاہا

لوگ باتیں کرتے ہیں۔۔یہ سوچ بغیر کہ دوسرے پر کیا بیتے گی کیونکہ وہ فقط کہتے ہیں سہتے تھوڑی ہیں۔۔"مناہل نے بات کاٹ کر کہا

آج ساحلِ سمندر پر کل کی نسبت زیادہ رش تھا،یوں محسوس ہوتا تھا جیسے سارا اومان ہی وہاں امنڈ آیا ہو۔سفید شلوار قمیض میں ملبوس ملک سکندر ساحل کے کنارے پر کھڑے افلاک کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔گزشتہ برسوں میں پاکستان میں گزاری گئی عیدیں،ان کی آنکھوں کے سامنے ایک فلم کی مانند چل رہی تھیں۔وہ قہقہے،رونقیں،خوشیاں،مسرتیں،رعنائیاں سب اک خواب لگ رہا تھا۔جسکی تعبیر اس پردیس جیسی قید میں ناممکن سی ہے۔۔۔

ملک سکندر کو پاکستان میں موجود اپنی اولاد خوش و خرم اور مصروفیات میں ڈوبی ہوئی اپنے باپ کی یاد سے غافل محسوس ہو رہی تھی۔جبکہ زینیا،مناہل اور عباد کو ان کے ابا مسرت و رعنائیوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے عید کی خوشیاں سمیٹنے میں مصروفِ عمل دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔لیکن حقیقت میں سب ہی بوجھل دلوں کے ساتھ اپنوں سے دور،ایک دوسرے کی یادوں کو دلوں میں سموئے،بے دلی سے "عید

مبارک" کہتے دیکھائی دیتے ہیں۔انکولاحق کرب،زعم کوئی نہیں جان سکتا،چاہ کر بھی نہیں۔۔۔

لوگوں کے مطابق پردیس میں زندگی گزارنے والا بڑا ہی خوش بخت ہوتا ہے لیکن کون جانے اس کی مشکلات کو،تکالیف ومصائب کو۔۔۔اپنوں سے دوررہ جدائی سہنا بڑا ہی مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔۔۔وہ کہتے ہیں ناں

"الفراق اشد من الموت

جدائی موت سے زیادہ سخت ہے"۔

www.novelsclubb.com